کہاں ہیں
محبت کرنے والے

مرتبہ: (مولانا) محمد سہیل، مدینہ منورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کہاں ہیں
محبت کرنے والے

مرتبہ: (مولانا) محمد سہیل، مدینہ منورہ

معاونت خصوصی برائے ترتیب و کمپوزنگ

حضرت جناب آفتاب احمد (مدینہ منورہ)

ترتیب و کمپوٹر کمپوزنگ: محمد نور باری

مکـــتبہ اقبـالیہ

نور حراء پبلیشر

ای میل: noorbari786@gmail.com

فون: 0092-312-2502281

٢٤ جمادی الاول ١٤٤٤

بسم اللہ والحمدللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ

کہاں ہیں محبت کرنے والے

دنیا میں دو قسم کے لوگ نظر آتے ہیں، ایک وہ ہیں جو دنیا کی خاطر دنیا کی کسی چیز یا فرد سے محبت کرتے ہیں، دوسرے وہ ہیں جو مالک دنیا اللہ جل شانہ سے اور اس کے حبیب ومحبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں اور اللہ جل شانہ کی خاطر باہم محبت کرتے ہیں۔

آیئے ذرا ان دونوں کا تذکرہ اور انجام کلام اللہ شریف میں اور کلام صادق المصدوق ﷺ میں ملاحظہ کریں۔ اللہ جل شانہ دُنیا سے محبت رکھنے والوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔

دنیا سے دل لگانے والے:

(۱) ان ھوء لاء یحبون العاجلة ویذرون ورائھم یوما ثقیلا (سورۃ الدھر)

یہ لوگ دنیا سے محبت رکھتے ہیں اور اپنے آگے آنے والے ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں

(۲) کلا بل تحبون العاجلة وتذرون الا خرۃ وجوہ

یومئذناضرۃ ط الی ربھا ناظرۃ و وجوہ یومئذ باسرۃ تظن ان یفعل بھا فاقرۃ (سورۃ القیامتہ)

(تم سمجھتے ہو کہ قیامت نہیں آئے گی) ہرگز نہیں بلکہ (صرف بات یہ ہے کہ) تم دنیا سے محبت رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو (جب کہ قیامت ضرور ہوگی اور ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ ملے گا چنانچہ) بہت سے چہرے تو اس دن بارونق ہوں گے اپنے پروردگار کی طرف دیکھتے ہوں گے اور بہت سے چہرے بدرونق ہوں گے وہ خیال کرتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائے گا

(۳) **قل ان کان ابائکم وابنائکم واخوانکم وازواجکم الایہ** (سورۃ التوبہ)

آپ کہہ دیجئے اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس میں نکاسی نہ ہونے کا تم کو اندیشہ ہو اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو، تم کو اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہوں تو تم منتظر رہو یہاں تک کہ اللہ تعالی اپنا حکم (سزا) بھیجدیں اور اللہ تعالی بے حکمی کرنے والوں کو ان کے مقصود تک نہیں پہنچاتا

(۴) ان الانسان لربه لکنود وانه علی ذالک لشهید وانه لحب الخیر لشدید افلا یعلم اذا بعثر مافی القبور و حصل مافی الصدور ان ربهم بهم یومئذ لخبیر (العادیات)

بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے اور وہ خود اس پر (زبان حال سے) گواہ ہے اور وہ مال کی محبت میں بڑا پکا ہے کیا نہیں جانتا وہ وقت کہ جب زندہ کئے جائیں گے جتنے مردے ہیں اور ظاہر ہو جائے گا جو کچھ دلوں میں ہے، بے شک ان کے رب کو اُن کی اُس دن سب خبر ہے

حضرت عیسیٰ (علی نبینا وعلیہ السلام) کا گذر ایک گاؤں پر ہوا، جس کے رہنے والے صحن اور راستوں میں مرے پڑے تھے، آپ نے حواریین سے فرمایا، یہ لوگ غضب الٰہی سے ہلاک ہوئے ہیں ورنہ ایک دوسرے کو دفن کرتے، انھوں نے عرض کیا کہ کسی طرح ان کا حال معلوم ہو جاتا تو خوب ہوتا۔ آپ نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کیا۔ ارشاد ہوا کہ رات کے وقت ان کا پکارنا تو جواب دیں گے۔ چنانچہ رات کو ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر آپ نے ان کو پکارا، اوگاؤں والو! وہاں سے کسی نے جواب دیا کہ کیا ارشاد ہے اے روح اللہ آپ نے فرمایا تمھارا کیا حال ہے۔ اس نے جواب دیا کہ شام کو اچھی طرح سوئے تھے صبح کو دوزخ میں جا پڑے۔ آپ نے فرمایا، اس کا کیا سبب تھا۔ اس نے عرض کیا کہ ہم لوگوں کو "محبتِ دنیا" تھی اور گنہ گاروں کی فرمانبرداری کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا کو کتنا چاہتے تھے۔ اس نے عرض کیا کہ جتنا بچہ ماں کو چاہتا ہے کہ جب سامنے آئی خوش ہوا اور جب چلی گئی رنجیدہ ہو کر رونے لگا۔ آپ نے پوچھا کہ تیرے ساتھی جواب کیوں نہیں دیتے؟ اس نے عرض کیا کہ ان کے مُنہ میں آگ کی لگامیں ہیں اور ان کی باگیں فرشتے کڑے تیز

مزاج لئے ہوئے ہیں، آپ نے فرمایا، تو ان میں کس طرح بولتا ہے، اس نے عرض کیا کہ میں ان میں تو نہ تھا، لیکن چونکہ ان کے ساتھ رہتا تھا عذاب نے مجھ کو بھی نہ چھوڑا، اب میں دوزخ کے کنارے پر لٹکا ہوا ہوں یہ نہیں جانتا کہ اس سے بچوں گا یا اسمیں دھکیلا جاؤں گا (نزہتہ البساتین)

ارے دنیا سے محبت کرنے والے، دُنیا پر مر مٹنے والے، دنیا کے لئے قربانیاں دینے والے، دُنیا کے لئے رات دن ایک کرنے والے، دنیا کے لئے لڑنے جھگڑنے والے، دنیا کے غموں میں مگن ہونے والے، دنیا کی خاطر ہنسنے رونے والے، دنیا پر فریفتہ ہونے والے کیا نہیں دیکھتے دنیا نے اپنے چاہنے والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا، ان کے ساتھ کتنی وفا کی؟ وہ دنیا سے دو چادروں کے علاوہ بھی کچھ لے گئے؟

یہ دنیائے فانی ہے محبوب تجھ کو
ہوئی واہ کیا چیز مرغوب تجھ کو

نہیں عقل اتنی بھی مجذوب تجھ کو
سمجھ لینا اب چاہئے خوب تجھ کو

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

مقام غور ہے کہ " دنیا کی محبت " انسان کے لئے کس قدر باعث ہلاکت اور موجب نقصان ہے، اس لئے سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے حب الدنیا رأس کل خطیئہ (بیہقی) یعنی دنیا کی محبت ہر خطا کی جڑ ہے۔ ظاہر ہے کہ انسان اپنے رب کی جتنی بھی نافرمانیاں کرتا ہے اس کا اصلی سبب یہی ہے کہ اس نے دنیا سے دل لگایا، دنیا پر فریفتہ ہوگیا، اس لئے اپنے رب کو ہی

بھول گیا، اپنے خالق و مالک، اپنے پالنہار کو فراموش کر گیا، اگر یہ دنیا کی بے وفائی کو سمجھ لیتا تو کبھی اس سے دل نہ لگاتا۔

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا
ہو زینت نرالی، ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا
تجھے حسن ظاہر نے دھوکہ میں ڈالا

ہمارے لئے یہی بات کافی ہے کہ دُنیا ہمارے پیارے رب کو ناپسند ہے اور اس کی نگاہ رحمت سے دور ہے، چنانچہ پیارے حبیب ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی قدر و قیمت مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نہ دیتے (مسند احمد، ترمذی) اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ دنیا مالک جل شانہ کے نزدیک کتنی ناپسند ہے دوسری حدیث میں ارشاد ہے کہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اللہ جل شانہ کے نزدیک ملعون (نگاہ رحمت سے دور) ہے سوائے اللہ کا ذکر اور جو چیز اس کے قریب ہو اور عالم اور طالب علم (دین کا علم سیکھنے والا) (ترمذی، ابن ماجہ)

اللہ جل شانہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے دل لگانے والے

اس کے برخلاف جن لوگوں نے دنیا کے مکر و فریب کو سمجھ لیا، اپنا دل اس سے ہٹا لیا، اللہ جل شانہ اور اس کے حبیب ﷺ سے دل لگالیا وہ دنیا میں بھی کامیاب ہوئے اور آخرت کی وہ نعمتیں مالک نے ان کے لئے تیار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سُنیں، نہ کسی کے دل پر ان کا

خیال گذرا۔ کچھ حال ان لوگوں کا بھی قرآن وسنت سے معلوم کرتے ہیں۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے

(۱) والذین امنوا اشد حبا لله (البقرہ)

اور جو مومن ہیں ان کو (صرف) اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہایت قوی محبت ہے

(۲) ثلث من کن فیه وجد حلاوة الایمان ان یکون الله ورسوله احب الیه مما سواهما وان یحب المرء لا یحبه الا لله وان یکره ان یعود فی الکفر کما یکره ان یقذف فی النار (متفق علیہ)

نبی رحمت ﷺ کا ارشاد ہے کہ تین چیزیں جس کو مل جائیں تو ایمان کی حلاوت اس کو نصیب ہوگی ایک یہ کہ اللہ جل شانہ اور اس کے حبیب ﷺ اس کو سب سے زیادہ محبوب ہو جائیں اور یہ کہ کسی شخص سے صرف اللہ کے لئے محبت کرتا ہو اور یہ کہ ایمان کے بعد کفر کی طرف جانا اس کو ایسے ہی ناپسند ہو جائے جیسے آگ میں جانا ناپسند کرتا ہے

اس حدیث میں ہمارے آقا سرکار دوعالم ﷺ نے اللہ ورسول ﷺ کی محبت شدیدہ اور صرف اللہ کے لئے کسی سے محبت اور کفر سے انتہائی نفرت پر ایمانی حلاوت ولذت وشیرینی کی بشارت دی ہے، ایمانی حلاوت ولذت ایسی نعمت ہے جس کو زبان وقلم سے تعبیر کرنا محال ہے، یہ وہ پھل ہے جس کا ذائقہ چکھنے ہی سے معلوم ہوسکتا ہے، یہ وہ دولت ہے جس کے سامنے دنیا جہاں کی نعمتیں ہیچ

ہیں۔اس دولت کو پانے والا دنیا کی سب سے بڑی نعمت اپنے پاس محسوس کرتا ہےاوراس کا دل ہر حال میں پرسکون ہوتا ہے یہاں تک کہ جن مصائب سے دوسرے لوگ اپنے اوسان کھو بیٹھتے ہیں ایسے حالات میں بھی ایمانی حلاوت والا دل سے پرسکون ہوتا ہے چنانچہ امام ابن تیمیہؒ کو جیل میں ڈال دیا گیااور وہ فرماتے ہیں کہ میرے دشمن میرا کیا بگاڑلیں گے میری جنت تو میرے ساتھ ہے۔ اور صحابہ کرامؓ کے حالات میں تو اس قسم کے بے شمار واقعات ہیں، میدان جنگ میں جبکہ شہادت کا یقین ہے فرمار ہے ہیں کہ واللہ جنت کا لطف آرہا ہے۔اور ہمارے زمانے میں بھی اس قسم کے لوگ ہیں جو اس حلاوت ایمان سے سرفراز اور تکالیف میں بھی پُرسکون ہوتے ہیں۔سندھ کے ایک اللہ والے جن کو شدید درد گردہ ہوتا تو تڑپتے ہوئے فرماتے ہیں۔

لُطف تجن مدام مدام،قہر تجن کدی کدی

ایں ویں تجن واہ واہ،اُوں وی تجن واہ واہ

(یعنی محبوب جل شانہ کی مہربانیاں ہر دم وہرآن ہیں،کبھی کبھی اس کی طرف سے تکلیف بھی آتی ہے،محبوب کی اس بات میں بھی مزا ہےاور اُس بات میں بھی مزا ہے)

دنیاوی زندگی میں اس محبت والے کو یہ لطف حاصل ہے اور آخرت میں رحمت للعالمین ﷺ کی رفاقت نصیب ہوگی چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

الغرض اللہ اور اس کے حبیب ﷺ سے محبت کرنے والے دنیا وآخرت میں کامیاب اور حقیقی نعمتوں سے مالا مال ہوں گے۔ اور اسی کا اثر اللہ کے لئے محبت کرنا ہے جس کے علیحدہ فضائل بھی احادیث مبارکہ میں بیان ہوئے ہیں۔

اللہ کے لیے محبت کرنے والے

(۱) ان احب الاعمال الی اللہ تعالی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ (رواہ ابوداود)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے اللہ جل شانہ کے نزدیک تمام اعمال میں سب سے زیادہ محبوب عمل اللہ کے لیے محبت کرنا اور اللہ کے لیے نفرت کرنا ہے

(۲) حضرت معاذؓ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ ایمان کا افضل درجہ کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا تم اللہ کے لئے محبت کرو، اللہ کے لیے نفرت کرو اپنی زبان اللہ کے ذکر میں مشغول رکھو انھوں نے عرض کیا اور کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کے لئے وہ پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے ناپسند کرو جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو (احمد)

(۳) ایک بار نبی کریم ﷺ نے ابوذرؓ سے استفسار فرمایا کہ ایمان کا کونسا شعبہ سب سے مضبوط ہے، انھوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے لئے ایک دوسرے کا مددگار ہونا اور اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ کے لئے نفرت کرنا (بیہقی)

(۴) من احب لله وابغض لله واعطى لله ومنع لله فقد استكمل الايمان (ابوداود)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے جس نے محبت کی صرف اللہ کے لئے اور نفرت کی صرف اللہ کے لئے اور خرچ کیا صرف اللہ کے لئے اور خرچ سے رکا (فضول وناجائز کاموں میں) صرف اللہ کے لئے تو اس کا ایمان کامل ہو گیا۔

(۵) حضرت ابورزینؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں دین کی بنیادی چیز بتاؤں جس سے تم دونوں جہاں کی بھلائی کو پہنچو، وہ ذکر کرنے والوں کی مجلسیں ہیں اور جب تنہا ہو تو جتنا بھی ہو سکے اپنی زبان ذکر اللہ میں مشغول رکھو اور اللہ کے لیے محبت کرو اور اللہ کے لیے نفرت کرو (بیہقی)

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی

فرماتے ہیں

(۶) وجبت محبتی للمتحابین فی والمتجالسین فی والمتزاورین فی والمتباذلین فی (رواہ مالکؒ)

میری محبت واجب و لازم ہے ان لوگوں کے لئے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور میری خاطر ہم مجلس ہوتے ہیں اور میری خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں

(۷) حدیث شریف میں رحمت کائینات ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک شخص اپنے (دینی) بھائی سے ملاقات کے لئے دوسرے شہر چلا، اللہ جل شانہ نے راہ گذر پر ایک فرشتہ بھیجا اس نے اس سے پوچھا کیا تم پر تمھارے مسلمان بھائی کا کوئی احسان ہے یا حق نعمت کی ادائیگی کی وجہ سے تم جارہے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں میں صرف اللہ کی محبت میں اس سے ملاقات کے لئے جارہا ہوں اس فرشتہ نے کہا کہ میں تمھیں اللہ کی طرف سے یہ پیغام دینے آیا ہوں کہ جیسے تم اللہ کے لئے اس بندے سے محبت کرتے ہو اللہ پاک تم سے محبت فرماتے ہیں (صحیح مسلم)

سبحان اللہ: کیا بندہ کو اس سے بڑا کوئی اور انعام چاہئے کہ اللہ پاک اس سے محبت فرمائیں اور اس کو اپنا محبوب بنالیں۔ جس کو اللہ پاک اپنا بنالیں اس کو دنیا میں سب سے زیادہ سکون، حقیقی عزت

حقیقی راحت، بالطف زندگی عطا فرماتے ہیں اور قیامت کے دن ان کا کیا اعزاز و اکرام فرمائیں گے اس کا ذکر بھی احادیث مبارکہ میں ہے۔

(۸) حضرت عمرؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء اور شہداء نہیں ہیں مگر روز قیامت ان پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے اللہ کے یہاں ان کی قدر و منزلت کی وجہ سے--- صحابہؓ نے عرض کیا آپ ہمیں ان کے بارے میں بیان فرمائیں کہ وہ کون لوگ ہیں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی محبت میں ایک دوسرے سے محبت کی، نہ تو آپس کی رشتہ داری اس محبت کی وجہ تھی نہ مال و دولت کا لین دین اس کا سبب تھا، خدا کی قسم ان کے چہرے نورانی اور وہ خود نور (کے ممبروں) پر ہو گے، جب کہ لوگوں پر خوف طاری ہوگا وہ خوف زدہ نہیں ہو گے اور جب لوگوں پر غم طاری ہوگا وہ غمگین نہ ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی دلیل میں آیت مبارکہ الا ان اولیاء اللہ الخ تلاوت فرمائی۔(ابو داود۔بیہقی)

(۹) حضرت ابو ہریرہؓ رحمۃ للعالمین ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ روزِ قیامت ارشاد فرمائیں گے کہاں ہیں میری عظمت وجلال کی خاطر باہم محبت کرنے والے، آج میں ان کو اپنے سایے میں

جگہ دوں گا جب کہ آج میرے سایے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں (یعنی عرش الٰہی کا سایہ) (مسلم)

اللہ کے لئے محبت کرنے والوں کو اللہ جل شانہ جنت میں کیا مقام عطا فرمائیں گے اس کا تذکرہ بھی احادیث میں سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا ہے

(۱۰) حضرت ابو ہریرہؓ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن پر زمرّد کے بالا خانے ہیں جن کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، وہ ایسے چمکدار ہیں جیسے نہایت روشن ستارہ چمکتا ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ان میں کون لوگ رہیں گے آقائے دو عالم ﷺ نے فرمایا ان میں وہ لوگ رہیں گے جو اللہ کے لئے باہم محبت کرنے والے ہیں اور اللہ کے لئے آپس میں مجلسیں کرنے والے ہیں اور اللہ کے لئے آپس میں ملنے والے ہیں (بیہقی فی الشعب)

حضرت ذوالنون مصریؒ نے دوران طواف ایک عاشق کو دیکھا جو اَنتَ اَنتَ ہی کہہ رہا ہے انھوں نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے جواب میں کہا

بین المحبین سر لیس یفشیه

خط و لا قلم عنه فیحکیه

ناريقابلها انس يمازحه

نور يخبره عن بعض مافيه

شوقى اليه ولا ابغى به بدلا

هذاسرائر كتحان تناجيه

(ترجمہ) محبّ اور محبوب کے درمیان ایک راز ہے جو نہ تحریر میں آسکتا ہے نہ قلم سے اس کو بیان کیا جاسکتا ہے یہ محبت کی ایک آگ ہے جس کے ساتھ انس ہے اور اُس انس کے ساتھ ایک نور ملا ہوا ہے جو محبوب کی کچھ باتوں کو بتا رہا ہے میرا شوق اسی (محبوب حقیقی) کی طرف ہے اور میں اس کے بدلے کسی کو نہیں چاہتا، یہ وہ راز کی باتیں ہیں جو تم چپکے چپکے سُن رہے ہو

ظاہر ہے کہ انسان نے دنیا کی کسی بھی چیز یا فرد سے دل لگایا تو اس کی وجہ اللہ اور اس کے حبیب ﷺ سے محبت میں کمی ہے اور گویا یہ اللہ پاک سے اعراض ہے اور اپنے لیے اس کا بدل دُنیا کو چاہنا ہے اگر سچا عاشق ہوتا تو اُس کی محبت ہر چیز پر غالب ہوتی اس کی رضا، اس کے حکم کے سامنے ہر چیز کو ٹھکرا دیتا (عزیز و اقارب کی محبت جائز ہے جب تک کہ وہ غالب نہ ہوں اللہ اور رسول ﷺ کی محبت غالب ہو اللہ کے حکموں کے سامنے کسی کی پرواہ نہ کرے)

حضرت عمرؓ کا ایک خیمہ سے گزر ہوتا ہے ایک عورت کی آواز سنائی دیتی ہے جو سید دو عالم شاہ محبوبانِ جہاں ﷺ کی محبت اور فراق میں یہ اشعار پڑھ رہی ہے۔

علی محمد صلوة الابرار
صلّی علیه الطیّبون الاخیار
قدکان قوّاماً بکی بالاسحار
یالیتنی و المنا یا اطوار
فھل تجمعنی و حبیبی الدار

(ترجمہ) حضرت محمد ﷺ پر نیک لوگوں کا درود ہو۔ ان پر پاک اور برگزیدہ لوگ درود بھیجیں۔ وہ راتوں کو عبادت کرنے والے اور سحری کے وقت رونے والے تھے موت تو ہر ایک کو آنی ہے کاش مجھے معلوم ہو جائے کہ میری ملاقات اپنے محبوب ﷺ سے ہوگی یا نہیں

حضرت عمرؓ یہ سنکر بہت دیر تک روتے رہے اس کے بعد کئی دن تک صاحبِ فراش ہو گئے۔

آیئے ہم بھی غور کریں اپنی زندگی کا جائزہ لیں ہمارے دلوں میں اللہ جل شانہ کی اور اس کے حبیب ﷺ کی محبت زیادہ ہے یا دنیا کی؟ اس کے لئے محبت کی علامات کا جاننا ضروری ہے۔ عقلاً وشرعاً محبت کی دو علامتیں بہت واضح ہیں (۱) محبوب کی اطاعت (۲) محبوب کی یاد۔ قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی اطاعت (یعنی مکمل فرمانبرداری) کا بھی حکم ہے اور کثرت ذکر اللہ اور ذکر الرسول ﷺ کا بھی حکم ہے اطاعت کا تعلق بھی زندگی کے تمام شعبوں سے ہے (کہ عقائد کے درستی کے بعد) عبادات، معاشرت، معیشت، اخلاق ظاہرہ و باطنہ میں ہم اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کے سچے فرمانبردار ہوں اور یاد محبوب کا تعلق بھی ان تمام

شعبوں سے ہے کہ ہر کام میں محبوب کی یاد اس کی رضا کا دھیان ہو تب ہی ہم سچے عاشق شمار ہو سکتے ہیں اور عقلاً وعرفاً بھی یہ بات واضح ہے کہ نہ محبوب کی فرمانبرداری کے بغیر محبت کا اعتبار کیا جاتا ہے اور نہ محبوب کی کثرتِ یاد کے بغیر "محبت" سچی محبت کہلاتی ہے بلکہ ایسی محبت میں نقص ہے۔

راہِ محبت

دنیا وآخرت کا فرق سمجھاتے ہوئے مرشدنا حضرت صوفی محمد اقبال صاحب قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ "دنیا" بے غیرت ہے، اس لیے وہ ہر دل میں گھسنے کی کوشش کرتی ہے چاہے وہ دنیادار ہو یا دیندار ہو--- مگر آخرت باغیرت ہے وہ اس دل میں آتی ہے جس میں دنیا نہ ہو۔ بالفاظ دیگر--- اللہ جل شانہ باغیرت ہیں وہ اس دل میں آتے ہیں جس میں دنیا نہ ہو۔ اس لیے اللہ ورسول ﷺ کی محبت حاصل کرنے کے لیے دل سے دنیا کو نکالنا ہوگا۔ جس کے لئے عشاق اولیاء اللہ کی صحبت اور زبانی ذکر کی کثرت کی ضرورت ہوتی ہے جو یادِ محبوب دل میں بسانے اور محبوب کا فرمانبردار بننے اور سچا عاشق بننے کا ذریعہ ہے۔ تصوّف اور خانقاہی نظام کو ''راہِ محبت'' کہا جاتا ہے۔ کہ اس کا مقصد اصلی ''اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی سچی محبت حاصل کرنا'' ہے۔ اور چونکہ اس میں اولیاء اللہ مشائخ کے محبت، ان کی زیارت، ان کی ملاقات، ان کی مجالس میں شرکت ہوتی ہے اس لئے اس راہ پر چلنے سے اللہ کے لئے محبت کرنے کے فضائل بھی حاصل ہو جاتے ہیں (جن کا کچھ بیان گذشتہ اوراق میں ہوا)

لہٰذا دنیا کی محبتیں دل سے نکالنے کے لئے اور اللہ ورسول ﷺ کی محبت دل میں راسخ کرنے کے

لئے راہِ محبت میں قدم رکھنا چاہیئے (جس کا طریقہ بیعت ہے) پھر اپنے شیخ کی صحبت اور ان کی ہدایات کے مطابق ذکر کی کثرت کے ساتھ محبت کے تقاضوں (یعنی اتباعِ شریعت اتباعِ سنت) پر عمل کی کوشش کرنا چاہیئے تاکہ دنیا و آخرت کی سعادتیں اللہ تعالی اور اس کے محبوب ﷺ کی رضا و محبت، قرب و معیت حاصل ہو۔

اور اللہ والے وہ ہیں جو متبع شریعت متبع سنت ہوں، ان کو دیکھنے سے اللہ کی یاد آئے، چند روز ان کی صحبت میں بیٹھنے سے دنیا سے بے رغبتی آخرت کی طرف رغبت پیدا ہو۔ جب تک اپنی مناسبت کے اور ایسی صفات کے شیخ نہ ملیں مجالس ذکر و درود شریف میں شرکت اور انفراداً بھی درود شریف کی کثرت کی جائے اور اللہ پاک سے شیخ کامل کے ملنے کی دعا کی جائے۔

واللہ الموفق وہو المستعان وصلی اللہ علی حبیبہ سیدنا وشفیعنا محمد والہ واصحبہ اجمعین

طالبِ دعا: محمد سہیل مدنی

۲۵ شوال المکرم ۱۴۲۶ھ

ناشر

مکتبہ حضرت شاہ زبیرؒ

جامع مسجد ابرار و خانقاہ اقبالیہ جلیلیہ

خانقاہ اقبالیہ مدنیہ

پلاٹ نمبر ۸۳۶ گلی نمبر ۸

محمود آباد نمبر ۴ کراچی

موبائل: ۰۳۰۰-۹۲۲۵۵۳۳